مذہبی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو یوں تو اب سبھی مان رہے ہیں۔ لیکن کلکتہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور ملک کے مشہور ماہر تعلیم ڈاکٹر ایس۔ این بنرجی نے ۲ رفروری کو جمشید پور کی ایک تعلیمی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے اُس پر گورنمنٹ کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ موصوف نے فرمایا کوئی تعلیم اُس وقت تک مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔ یا بالفاظ صحیح تر وہ تعلیم ہی نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اس تعلیم کے ساتھ مذہبی تربیت بھی نہ ہو۔ جو تعلیم مذہب کی تعلیم کے بغیر ہو اُس کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو ریت پر کھڑی ہو" موصوف نے آگے چل کر صاف صاف کہا کہ اگر تعلیم کا مقصد انسان بنانا ہے تو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسکولوں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے" ڈاکٹر بنرجی کے اس حقیقت افروز بیان کی روشنی میں غور کیجئے کہ آج ہمارے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے پنجسالہ منصوبے یکے بعد دیگرے بن رہے ہیں۔ اور اربوں روپیہ لوگوں کے خون پسینہ کی کمائی کا اُن پر خرچ ہو رہا ہے لیکن جن کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے مذہبی تعلیم سے محرومی کے باعث اگر وہ "انسان" ہی نہیں ہوئے تو پھر اول تو ان منصوبوں کا خاطر خواہ طور پر کامیاب ہونا مشکل ہے اور اگر کامیاب ہو بھی گئے تو اُن سے صرف ایک حیوانی زندگی کی پرورش کا سامان ہو گا۔ انسانیت کو اُن سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ اور کیا یہ سب کچھ ہندوستان کی دیرینہ روایات کے مطابق ہو گا؟ آہ! انسان کی غفلت و خود فراموشی! کہ وہ اپنا گھر بنانے کی فکر میں شب و روز غلطاں و پیچاں ہے مگر خود اپنے آپ کو بنانے کا اسے ذرا خیال نہیں۔

افسوس ہے کہ گذشتہ مہینہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کا حرکت قلب کے بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا موصوف اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے نامور مصنف ادیب اور ایک بلند پایہ فلسفی تھے عرصہ تک جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں شعبۂ فلسفہ کے صدر رہے اُن کے فکر و نظر کا خاص موضوع فلسفۂ اقبال تھا۔ چنانچہ اس موضوع پر متعدد وقیع اور معلومات آفریں مقالات کے علاوہ انھوں نے فکر اقبال" کے نام سے ایک نہایت بلند پایہ اور سلجھی ہوئی کتاب پچھلے چند برسوں میں لکھی تھی جو اقبالیات کے وسیع لٹریچر میں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اقبال کے علاوہ مولانا جلال الدین رومی کے کلام پر بھی اُن کی نگاہ بڑی گہری اور ٹھوس تھی۔ اس سلسلہ میں اُن کی کتاب "حکمت رومی" بڑی وقیع اور خاص چیز ہے علاوہ بریں اُن کی انگریزی کتاب "اسلامک آئیڈیالوجی" بھی مجموعی اعتبار سے بڑی لائق قدر ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے وہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کے ڈائرکٹر اور ادارہ کے ماہنامہ "ثقافت" کے اڈیٹر تھے اُن کی تحریر شگفتہ اور متوازن و معتدل ہوتی تھی۔ مزاج مرنج و مرنجان پایا تھا۔ اُن کی وفات علم و ادب کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت د